REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ۲۶ محرم الحرام ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۸/۱۳ ۲ ظہور ۱۳۳۸ ہش ۲ اگست ۱۹۵۹ء نمبر ۱۸۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کی صحت کے متعلق اطلاع

رات نیند اچھی آگئی۔ آج صبح کچھ بے چینی کی شکایت تھی مگر جلد دور ہوگئی

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ

نخلہ ۳۱ جولائی بوقت ساڑھے دس بجے صبح

کل دن بھر حضرت اقدس کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ ٹانگ میں درد کو بھی کچھ افاقہ رہا۔ بعد دوپہر کچھ دیر کیلئے اعصابی ضعف کی شکایت ہوئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ آج صبح کچھ بے چینی تھی مگر جلد دور ہوگئی۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ٭

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت ۱۱/۲-۱۰ بجے صبح - نخلہ ۳۱ جولائی ۱۹۵۹ء

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کا دسواں کامیاب سالانہ جلسہ

اعلیٰ حکام اور دیگر اہل علم حضرات کی شرکت

متعدد سربرآوردہ اشخاص کیطرف سے برقی پیغامات

جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے دسویں سالانہ جلسے منعقدہ ۲۴ جولائی تا ۲۷ جولائی کے متعلق ابتدائی خبر قبل ازیں ۳۰ جولائی کے الفضل میں شائع ہوچکی ہے۔ اس ضمن میں انڈونیشیا کے رئیس التبلیغ مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب کی طرف سے اب جو نسبتاً تفصیلی تار موصول ہوا ہے۔ وہ درج ذیل ہے:۔

جماعت احمدیہ کا دسواں سالانہ جلسہ خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوگیا آخری اجلاس میں انڈونیشیا کے طول و عرض سے جماعت ہائے احمدیہ کے قریباً ۱۲۵۰ نمائندگان نے شرکت کی۔ علاوہ ازیں اعلیٰ حکام دیگر اہل علم حضرات اور نمائندگان پریس بھی خاصی تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس موقعہ پر آنریبل وزیر اعلیٰ۔ متعدد وزراء پارلیمنٹ کے سپیکر گورنر اور متعدد تنظیموں کے سربراہوں نے برقی پیغامات ارسال فرمائے جلسہ میں نئے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں آیا۔ نیز مجالس انصار اللہ خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماءاللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے علیحدہ علیحدہ اجلاس بھی منعقد ہوئے جلسے کا ہال سامعین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا ٭

نمایاں کامیابی

مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کی صاحبزادی زینت جہاں آمنہ صاحبہ نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے (اکنامکس) کا امتحان ۳۸۵ نمبر لیکر سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے۔ انہوں نے لڑکیوں میں اول اور کامیاب ہونے والے جملہ طلباء میں ششم پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ کامیابی خود ان کے لئے ان کے خاندان اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے اور اسے مزید دینی و دنیوی ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس میڈیکل آفیسر ڈیرہ غازیخاں کو مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۵۹ء پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیز اسے نیک صالح خادم دین بنائے۔ آمین

ہیروشیما میں ایٹم بم سے اموات جاری ہیں

ٹوکیو یکم اگست۔ ہیروشیما میں جہاں آج سے بارہ سال قبل پہلا ایٹم بم پھینکا گیا تھا اب تک اس ایٹم بم کے اثرات سے اموات ہو رہی ہیں۔ اور ہر سال لوگوں کی بڑی تعداد لقمۂ اجل بن جاتی ہے۔ ہیروشیما میونسپل کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ ۲۸ جولائی کو ختم ہونے والے سال کے دوران ۱۱۹ افراد ایٹمی بیماریوں سے ہلاک ہوئے ہیں۔ اسطرح ہیروشیما پر ایٹم بم گرنے سے مرنے والوں کی تعداد اب ساٹھ ہزار ایک سو پچھتر تک پہونچ گئی ہے۔

حکومت ہند نے روس کی پیشکش منظور کرلی

نئی دہلی یکم اگست۔ اعلان کیا گیا ہے کہ ہندوستان کے تیسرے پنج سالہ منصوبے کی تکمیل کے لئے روس اب ایک ارب ۵۰ کروڑ روبل قرض دے گا۔ اس سلسلہ میں تفاصیل طے کرنے کے لئے عنقریب دونوں ملکوں کے نمائندوں کی بات چیت ہوگی۔ اس سے قبل بھارت کے دو وزیر ماسکو میں اقتصادی امداد کے سوال پر بات چیت کر چکے ہیں ٭

مجلس انصار سلطان القلم ربوہ کا اجلاس

مجلس انصار سلطان القلم (قیادت) ربوہ کا اجلاس مورخہ ۲-۸-۵۹ بروز اتوار بوقت ۱/۲-۶ بجے شام کمیٹی روم تحریک جدید ربوہ میں منعقد ہوگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

(۱) مقالہ مکرم حسن محمد خان صاحب عارف بی۔ اے
(۲) اشعار ،، عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے
(۳) ،، ،، راجہ نذیر احمد صاحب ظفر بوہیو

احباب سے شمولیت کی درخواست ہے

(لطف الرحمٰن ناز سیکرٹری)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ ۲ اگست ۱۹۵۹ء

نامزدگی

مشرقی پاکستان کے گورنر مسٹر ذاکر حسین نے بنیادی پنچائتوں کے نظام کے متعلق لکھا ہے کہ

"پاکستان جیسے ملک میں جہاں درکار روشن دماغ نہیں ہوتے۔ ہم لوگوں پر اعتماد نہیں کرسکتے۔ کہ وہ ایسے طریق انتخاب کے ذریعہ جو بالکل غیر محدود اور بے روک ہو بہترین آدمیوں کو منتخب کرسکیں گے۔"

اس پر رائے زنی کرتے ہوئے ایک لاہوری معاصر لکھتا ہے۔

"اگر نامزدگی کے عنصر کو شامل کرنے کی یہی ایک دلیل ہے۔ تو ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ اسے وزن نہیں دیا جاسکے گا۔ اس لئے کہ یہی ایک دلیل تھی۔ جسے غیر منقسم ہندوستان میں اصلاحات کی اسکیم کے نفاذ کے وقت پیش کیا جاتا تھا۔ تاہم آہستہ آہستہ نامزدگی کا عنصر ختم کردیا گیا۔ اور ۱۹۳۵ء تک پہونچتے پہونچتے مکمل جمہوری نقشہ رائج ہوگیا۔"

اس کے بعد معاصر خود ہی اپنی تردید ان الفاظ میں کرتا ہے:۔

"یہ صحیح ہے کہ اسے سیاستدانوں نے خراب کیا ہے۔ لیکن اس میں قصور عوام اور ان کی بے خبری کا نہیں تھا۔ بلکہ ان سیاستدانوں کا جو خاصے روشن خیال اور روشن دماغ تھے۔ اور ان لوگوں نے بھی عوام کو بیوقوف بنانے میں کامیابی حاصل نہیں کی تھی۔ بلکہ انہوں نے ایسا موقعہ ہی نہیں آنے دیا تھا۔ کہ لوگ اپنے میں سے بہترین آدمی منتخب کریں۔ اب صحیح صورت یہ ہے کہ لوگوں پر اعتماد کیا جائے۔ اور ان کو اپنے نیک و بد کا فیصلہ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ گزشتہ کے تجربات کو فطری اور نارمل قرار نہیں دیا جاسکتا اور ان کی بنا پر اپنے عوام کی سمجھ بوجھ سے مایوسی درست نہیں۔ ان کو موقعہ دیجئے۔ اور اگر وہ اعتماد کے لائق ثابت نہ ہوں۔ تو پھر کوئی رائے قائم کیجئے۔

نامزدگی کا عنصر بہرحال جمہوریت سے میل نہیں کھاتا۔"

ہم معاصر سے اس بات میں متفق ہیں۔ کہ نامزدگی کا عنصر جمہوریت سے میل نہیں کھاتا۔ لیکن معاصر کو یہ غلطی لگی ہے کہ گویا ہمارے عوام پوری طرح جمہوریت کے تقاضوں کو سمجھتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ابھی تک بہترین جمہوریتیں بھی جیسی کہ مثلاً امریکہ۔ برطانیہ اور فرانس کی سمجھی جاتی ہیں۔ کوئی ایسی مکمل صورت اختیار نہیں کرسکیں۔ جیسا کہ جمہوریت کے نظریاتی تصور کا مطالبہ ہے۔ چہ جائیکہ ایک ایسے ملک میں جہاں بقول خود معاصر عوام سیاستدانوں کے فریب میں آسانی سے آسکتے ہیں کیونکہ خود ایسی ترقی یافتہ جمہوریتوں میں بھی کسی نہ کسی حد تک نامزدگی کا عنصر باقی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ پاکستان ایسے ملک میں جہاں مجبوراً موجودہ حکومت قائم کرنی پڑی ہے۔ عوام کی ذہنیت پر اعتماد کیا جاسکے۔ فرانس ایسے ملک میں بھی سیاسی پارٹی بازی نے ایک برا نمونہ پیش کیا ہے۔ کہ وہاں چار دن بھی کوئی عوامی پارٹی کامیابی سے وزارت قائم نہیں کرسکتی۔ آخر مجبور ہوکر جنرل ڈیگال کو نامزد کرنا پڑا۔ اور بعض کمزور سی شرائط پر اس کو اپنا ڈکٹیٹر تسلیم کرلیا گیا ہے۔

روس وغیرہ اشتراکی ملکوں کی جمہوریت کا جو حال ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ہر ایک جانتا ہے کہ ان ممالک میں جمہوریت محض نمائشی رہ گئی ہے۔ دراصل ایک ہی سیاسی پارٹی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی میدان میں نہ تو نکلتا ہے۔ اور نہ نکل ہی سکتا ہے۔ پھر پارٹی کے اندر بھی جس کو چاہتے ہیں کامیاب کرواتے ہیں۔ ایسی فریب کاری سے کیا یہ زیادہ دیانتدارانہ امر نہیں ہے کہ فی الحال ٹھوک بجا کر بعض اچھے کارآمد لوگوں کو پنچائتی یونینوں میں شامل کیا جائے۔ تاکہ وہ سیاستدانوں کے خراب اثر سے یونینوں کو محفوظ رکھیں۔ جیسا کہ معاصر چاہتا ہے۔ کہ نامزدگی کا عنصر بالکل ختم کیا جائے۔ اور عوام پر اعتماد کرکے انہیں اپنے نیک و بد کا فیصلہ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ ایک بچہ کو جو ابھی انگلی پکڑ کر بھی اچھی طرح چل نہیں سکتا۔ یہ کہا جائے۔ کہ بیٹا دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ جاؤ۔

معاصر خود تسلیم کرتا ہے۔ کہ ۱۹۳۵ء تک جو جمہوری نقشہ بن گیا تھا۔ اس کی دھجیاں سیاستدانوں نے اڑا کر ہوا میں بکھیر دی ہیں۔ یہ درست ہے کہ اب بظاہر سیاستدان پارٹیاں بنا کر آگے نہیں آئیں گے۔ لیکن اس کا کیا علاج ہے کہ وہی لوگ فرداً فرداً عوام کی موجودہ ذہنیت اور ان کی بے بسی سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔ اور پنچائتیوں کے اندر بھی وہی دھماک چوکڑی نہ مچ جائے گی۔ شہروں میں خال خال چند لوگ آزاد خیال ہوں تو ہوں لیکن دیہاتی آبادی میں تو سو فیصدی یہ امکان ہے۔ کہ اگر عوام پر اعتماد کیا جائے تو جو لوگ ویسے صاحب اثر ہیں وہی پنچائتوں میں بھی منتخب ہو جائیں گے اور اس طرح یہاں بھی وہی خرابیاں پیدا ہوجائیں گی۔ جن کو دور کرنے کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ بہرحال ہم معاصر سے اس امر میں متفق ہوتے ہوئے بھی کہ نامزدگی کا عنصر جمہوریت سے جوڑ نہیں کھاتا۔ ملک کے موجودہ حالات کے پیش نظر اس طریق کار کی تائید کرتے ہیں۔ جس کا ذکر گورنر مشرقی پاکستان نے کیا ہے۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ عوام کی بتدریج ذہنی ترقی کے لئے یہی طریق بہتر ہے۔ اور ہمیں امید ہے۔ کہ جس طرح مرکزی کیبنٹ کے انتخاب میں کافی دانشمندی سے کام لیا گیا ہے۔ اسی طرح پنچائتی نامزدگی میں بھی دانشمندی سے کام لیا جائے گا۔ اور صرف ایسے لوگوں کو موقعہ دیا جائے گا۔ جو دیانت اور امانت میں کوئی حیثیت رکھتے ہوں۔

ڈرامہ

اسی لاہوری ہفت روزہ میں صفحہ ۷ پر ایک ڈراما "نور نبوت کی پیدائش" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ جس کے مصنف استاذ علی احمد باکثیر ظاہر کئے گئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصل ڈراما عربی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ مگر نہ تو مترجم کا نام دیا گیا ہے اور نہ بتایا گیا ہے کہ یہ اصل ہے یا ترجمہ۔ اللہ اللہ۔ یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پکار اٹھی ہوگی کہ ؎

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم
کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

اصولاً "تمثیل" مذہب میں ممنوع نہیں ہے۔ خود قرآن کریم میں بعض حقائق تمثیل کے رنگ میں پیش کئے گئے ہیں۔ لیکن ایسی تمثیل کے جواز سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ ہم مقدسوں کی زندگی کے حالات کو اپنی ساختہ فقرہ بازی اور اپنے تخیل کے رنگوں سے مزین کریں۔ اور اس طرح کریں۔ کہ ان مقدسوں کا تمام تقدس اس کی نذر ہوجائے

ہماری رائے میں ایسی ڈراما سے بڑھ کر مغربی لوگوں نے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصاویر شائع کرکے توہین نہیں کی ہوگی۔ یورپ اور امریکہ کا کوئی ناشر کوئی ایسی کتاب شائع کرتا ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی اور

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

مسیح وقت آگیا

مسیح وقت آگیا چمن چمن پکار دو
خزاں زدہ دلوں کو پھر نوید نو بہار دو

نئے زمین و آسماں بنا ہے پھر نیا جہاں
نجوم و ماہ و مہر کو جدید انتظار دو

اٹھو بہن لو زندگی تو یہ نوکے پیرہن
تنوں سے کہنہ زندگی کے چیتھڑے اتار دو

چھڑک دو بوستاں پہ پھر زلال چشمۂ بقا
کلی کلی سنوار دو گلوں کو پھر نکھار دو

دلوں سے توڑ دو صنم پرستیوں کی بندشیں
ہوا و حرص کا جو مار آستیں ہے مار دو

تنویر

گورنر جنرل نائیجیریا سر رابرٹسن کو احمدیہ مشن لائبیریا کی طرف سے تبلیغِ اسلام اور قرآن کریم انگریزی کا تحفہ

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج لائبیرین مشن بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

"مَیں نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی خدمات کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ جہاں ہزاروں افریقن بچے احمدیہ مسلم سکولوں میں تعلیم حاصل کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ گزشتہ تیس سال کے عرصہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے نائیجیریا (افریقہ) کے جملہ علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں مسلم سکول کھولے گئے ہیں۔"

"نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کا ہفتہ وار انگریزی اخبار "The Truth" مَیں باقاعدہ حاصل کرتا ہوں اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ اخبار واقعی اس نام کا مستحق ہے۔" (سر جیمس رابرٹسن گورنر جنرل نائیجیریا کا خط)

گزشتہ دنوں جمہوریت لائبیریا مغربی افریقہ کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر ٹب مین کی دعوت پر حکومت متحدہ نائیجیریا کے گورنر جنرل سر جیمس رابرٹسن بمع لیڈی رابرٹسن تین روز کے خیرسگالی دورے پر لائبیریا تشریف لائے۔ اور جتنا عرصہ وہ اور ان کی پارٹی یہاں لائبیریا کے دار الحکومت منرو ویا میں رہے شہر میں خوب رونق اور چہل پہل رہی۔ شہر کو اچھی طرح سے سجایا گیا۔ اور حکومت لائبیریا کی طرف سے بہت سی اعزازی دعوتیں اور میٹنگیں کر کے گورنر جنرل اور لیڈی رابرٹسن کو خوش آمدید کہا گیا۔

اس موقعہ پر احمدیہ مشن لائبیریا کی طرف سے بھی معزز مہمان کو خوش آمدید کا ایک ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے ساتھ انہیں اللہ تعالیٰ کا مقدس پیغام قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ وتفسیر اور اسلام کے متعلق ضروری کتب بھی تحفۃً پیش کیں جو کہ انہوں نے نہایت خوشی سے قبول کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور نائیجیریا میں مسلمانوں کی ترقی و بہتری کیلئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

ذیل میں جماعت کی طرف سے پیش کردہ ایڈریس اور گورنر جنرل صاحب کے جواب کا اردو ترجمہ قارئین الفضل کے ملاحظہ کیلئے پیش کیا جاتا ہے۔

خاکسار محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج لائبیریا

بخدمت عالی جناب سر جیمس رابرٹسن گورنر جنرل حکومت متحدہ نائیجیریا مغربی افریقہ۔ حال گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس ڈوکر ٹال منرو ویا لائبیریا۔

جناب عالی! آپ کے جمہوریت لائبیریا میں سرکاری طور پر تشریف لانے کے مبارک اور خوشکن موقعہ پر ہم کارکنان احمدیہ مشن اور ممبران جماعت احمدیہ لائبیریا نہایت خلوص اور گرمجوشی سے آپ کو اور لیڈی رابرٹسن کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

چونکہ بطور گورنر جنرل اس وقت آپ ایک ایسے اہم اور بڑے ملک کے نگران اعلیٰ ہیں جس کی اکثریت مسلمان ہے اس لئے ہم اس موقعہ پر آپ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کا مقدس کلام قرآن مجید مع انگریزی ترجمہ و تفسیر اور مذہب اسلام پر چند نہایت ضروری کتب پیش کرتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ یہ نہایت قیمتی روحانی تحفے آپ کے لئے ان شاء اللہ بہت مفید ثابت ہوں گے اور اس بین الاقوامی مذہب (اسلام) کے متعلق جس سے نائیجیریا کے لوگوں کا نہایت گہرا تعلق ہے یہ کتب آپ کے علم میں نہایت قابل قدر زیادتی کریں گی۔

اسلام کی آواز

احمدیہ موومنٹ کے متعلق ہمیں آپ کی خدمت میں تفصیلی طور پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ احمدیہ جماعت کو آپ خوب جانتے ہیں اور یہ آپ کے لئے کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ خود نائیجیریا میں تقریباً تیس چالیس سال سے احمدیت مضبوطی سے قائم ہے اور وہاں ہزاروں احمدی مسلمان نائیجیریا کے مختلف علاقوں میں موجود ہیں۔ نیز جماعت احمدیہ کے مغربی افریقہ کے جملہ تبلیغی مشنوں کا مرکز بھی نائیجیریا کے دار الحکومت لیگوس میں ہی ہے۔ جہاں پر تمام مشنوں کے رئیس التبلیغ اور نگران اعلیٰ رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ لیگوس سے جماعت احمدیہ کا ایک ہفتہ وار اخبار بھی The Truth کے نام سے سالہا سال سے باقاعدہ جاری ہے جو کہ نائیجیریا میں مسلمانوں کا واحد اخبار ہے اور تمام مغربی افریقہ میں اسلام کی آواز تسلیم کیا جاتا ہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ دنیا کے تمام فرقہائے اسلامیہ میں سے صرف جماعتِ احمدیہ ہی ایک ایسی جماعت ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور توفیق سے اس وقت دنیا میں اسلام کی صحیح نمائندگی اور ترجمانی کر رہی ہے اور اس کی تعلیم کو دنیا کے دُور دراز اور غیر مہذب علاقوں میں پہنچا کر انہیں مہذب علاقے بنا رہی ہے۔ اور ان علاقوں کے مسلمانوں کی تعلیمی، مذہبی اور سماجی ترقی کے لئے اس کے مبلغ دن رات کوشاں ہیں۔ صرف افریقہ میں ہی افریقنوں کی بہبودی اور بہتری کے لئے جماعت احمدیہ گزشتہ تیس سال سے اپنے خرچ پر سینکڑوں اسلامیہ سکول چلا رہی ہے جن سے مسلمان اور غیر مسلمان بلا تفریق یکساں طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور طالب علموں پر کوئی مذہبی جبر و تعصب نہیں برتا جاتا۔ اور انہیں پوری مذہبی آزادی دی جاتی ہے۔ حالانکہ عیسائی سکولوں میں جو مسلمان طالب علم تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ عیسائی ہونے پر مجبور کئے جاتے ہیں۔ اور انہیں مجبوراً اپنا آبائی مذہب فروخت کر کے تعلیم حاصل کرنی پڑتی ہے۔

احمدیت اسلام ہے اور اسلام احمدیت

یہاں یہ ذکر کر دینا بھی غیر مناسب نہ ہوگا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں ہے اور اصول اور عقائد کے لحاظ سے یہ تحریک دنیا کے سامنے کوئی ایسی نئی چیز نہیں پیش کرتی جو کہ مذہب اسلام میں موجود نہیں ہے۔ احمدیت صرف حالات حاضرہ کے مطابق اور عقلی طور پر قابلِ قبول طریق سے اسلام کی نمائندگی اور ترجمانی کرتی ہے۔ پس احمدیت درحقیقت اُسی حقیقی اور سچے اسلام کا دوسرا نام ہے جسے آج سے تقریباً چودہ سو سال قبل سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قائم کیا۔ اور جس کی تبلیغ آپ نے خود فرمائی۔ وہی اسلام جو کہ تمام بنی نوع انسان کو ایک واحد ولا زوال غیر متغیر کامل زندہ محبوب اور محبت کرنے والے خدا کی طرف بلاتا ہے جو آج بھی اپنے بندوں سے ویسے ہی محبت کرتا

کلماتِ طیّبات حضرت مسیح موعود علیہ السّلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتّباع سے ہی خدا ملتا ہے

"بہت سے لوگ ہیں جو اپنے تراشے ہوئے وظائف اور اوراد کے ذریعہ سے روحانی کمالات کو حاصل کرنا چاہتے ہیں یا خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ جو طریق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہیں کیا۔ وہ محض فضول ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر منعم علیہم کی راہ کا سچا تجربہ کار اور کون ہو سکتا ہے جن پر نبوت کے بھی سارے کمالات ختم ہو گئے۔ آپؐ نے جو راہ اختیار کی وہ بہت ہی صحیح اور اقرب ہے۔ اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ ایجاد کرنا خواہ وہ بظاہر کتنی ہی خوش کن معلوم ہوتی ہو۔ میری رائے میں ہلاکت ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اتباع سے خدا ملتا ہے۔ اور آپؐ کی اتباع کو چھوڑ کر خواہ کوئی ساری عمر ٹکریں مارتا رہے، گوہرِ مقصود اس کے ہاتھ نہیں آ سکتا۔ چنانچہ سعدی بھی آنحضرت صلعم کی اتباع کی ضرورت بدیں الفاظ بتاتا ہے ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا ۔ ولیکن میفزائے بر مصطفٰے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ کو ہرگز نہ چھوڑو۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ قسم قسم کے وظیفے لوگوں نے ایجاد کر لئے ہیں۔ اُلٹے سیدھے لٹکتے ہیں اور جوگیوں کی طرح راہبانہ طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب بے فائدہ ہیں۔ انبیاء کی یہ سنت نہیں کہ وہ اُلٹے سیدھے لٹکتے رہیں یا نفی اثبات کے ذکر کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے اُسوہ حسنہ فرمایا۔ ولکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلو۔ اور ایک ذرہ بھر بھی اِدھر یا اُدھر ہونے کی کوشش نہ کرو۔" (ملفوظات صفحہ ۱۴۱)

اور بولتا ہے جیسے کہ وہ گذشتہ زمانوں میں اپنے مقرب بندوں سے کلام کرتا تھا۔

خدا کے فضل سے اب تک احمدیہ جماعت کی طرف سے تقریباً دنیا کے اکثر علاقوں میں تبلیغی مراکز قائم کئے جا چکے ہیں خصوصاً یورپین براعظم میں برطانیہ، جرمنی، ہالینڈ، سپین سوئٹزرلینڈ اور سکنڈینیوین ممالک میں اس وقت باقاعدہ مساجد اور مشن ہیڈ قائم ہیں۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ میں بھی کافی تعداد میں مساجد اور تبلیغی مراکز قائم ہیں جہاں کہ نیگرو حبشی اور سفید اقوام کے افراد اکٹھے مل کر ایک جگہ ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اور گورے و کالے مسلمان احمدیہ مساجد میں کندھے سے کندھا ملا کر ایسی حالت میں اپنے رب کی حمد کے ترانے گاتے ہیں۔ کہ گورے کالے میں کسی تمیز و تفریق کے خیالات کی بجائے ان کے دل اسلامی اخوت و محبت اور برادرانہ جذبات سے لبریز ہوتے ہیں۔

ہم احمدی مسلمانوں کا اعتقاد ہے۔ کہ وہ مصلح ربانی اور بین الاقوامی پیغمبر جس کے آخری زمانے میں ظہور کی تقریباً ہر گذشتہ مصلح اور نبی نے پیشگوئی فرمائی تھی وہ حضرت بانی سلسلہ مرزا غلام احمد مسیح موعود المہدی معہود کے وجود مبارک میں ظاہر ہو چکے ہیں ظاہر ہے کہ ایک ہی وقت میں ایک ہی مقصد کے لئے مختلف قوموں کی طرف مختلف مصلح و نبی مبعوث کرنا عالمی اتحاد کے خلاف بلکہ ایک عبث اور غیر ضروری فعل کے مترادف تھا حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کوئی نئی شریعت یا جدید احکام نہیں لائے بلکہ نسل انسانی کو محض اللہ تعالیٰ کی آخری اور دائمی شریعت جو کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں قرآن کریم کی شکل میں ارسال کی تھی۔ کی طرف بلانے اور گمگشتہ و گمراہ مخلوق کو سچائی کے راستے پر گامزن کرنے کے لئے۔ مبعوث کئے گئے ہیں۔

آسمانی بادشاہت کی خوشخبری

آخر میں ہم بعد احترام آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ضرور اسلام کی مقدس تعلیم کا بغور مطالعہ فرمائیں اور اگر غور و خوض کے بعد آپ کو یہ مذہب سچا معلوم ہو تو اسے قبول کر کے سعادت دارین حاصل کریں۔ یہ امر کس قدر خوش کن ہے کہ اس سرمایہ داری اور مادہ پرستی کے زمانہ میں بھی انسان کی روحانی ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لئے حضرت احمد علیہ السلام کو بطور رہنما اور ہادی کے بھیجا ہے تاکہ ایک طرف وہ لوگوں کے دلوں کو گمراہی اور ضلالت کی تاریکی سے محفوظ کریں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق ان کے تمام شبہات دور کر دیں اور دوسری طرف انہیں اسلام کے پیش کردہ صراط مستقیم پر چلا کر ان کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست ذاتی تعلق محبت و عبودیت قائم کر دیں۔ پس ان حالات میں ہم مخلصانہ اور قوی امید رکھتے ہیں کہ آنجناب ضرور کچھ وقت فارغ کر کے ہماری طرف سے پیش کردہ اسلامی لٹریچر کا مطالعہ فرمائیں گے۔ اور توجہ اور سنجیدگی سے اسلام کے پیغام پر غور فرمائیں گے۔ کیونکہ ہم نے آپ کے عالی مقام اور آپ کی اہم شخصیت کی قدر و احترام اور آپ سے سچی ہمدردی کے پیش نظر آپکی خدمت میں آسمانی بادشاہت کی یہ خوشخبری پیش کرنی ضروری سمجھی ہے۔

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ ہم سب بنی نوع انسان خدائے قادر و قیوم کے بندے اور اسکی حکومت کی رعایا ہیں۔ اور ہر دم اس کی خاص ہدایت و رہنمائی اور فضل کے محتاج ہیں اور کوئی بھی خواہ وہ بادشاہ ہو یا ملکہ، گورنر ہو یا غیر گورنر، امیر ہو یا غریب، گورا ہو یا کالا۔ کوئی بھی اپنے آپ کو اس امر سے مستثنیٰ قرار نہیں دے سکتا۔ پھر یہ بھی حق ہے کہ ایک دن اس جہان فانی کو چھوڑ کر اللہ کے پاس جانے پر ہم میں سے ہر ایک سے اس کے حالات اور مرتبے کے مطابق اس دنیا کی نعمتوں کے متعلق جواب طلبی کی جائیگی! اور اسے اپنے جملہ عقائد و اعمال کا پورا پورا حساب دینا ہوگا۔ پس اس وقت ہمارے لئے بہت اچھا موقعہ ہے کہ ہم سچے دل اور خلوص سے سچائی کی تلاش کر کے اسے قبول کر لیں اور اس دنیا کو چھوڑ کر اللہ تعالےٰ کے سامنے حاضر ہونے سے پہلے پہلے اپنے اعمال اور حساب و کتاب درست کر لیں۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا خاص فضل و کرم کرے اور آپکو اور لیڈی داہوٹسن کو اپنی خاص ہدایت و رہنمائی سے نوازے اور آپ کو بنی نوع انسان کی افریقہ میں مزید خدمت کرنیکی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

ہم ہیں آپ کے خادم و خیر خواہ
الحاج مولوی محمد صدیق امرتسری مبلغ انچارج و دیگر ممبران جماعت احمدیہ لائبیریا

گورنر جنرل صاحب کا جواب

از گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس
منرو دیا لائبیریا
۱۶ر جولائی ۱۹۵۹ء

محترم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب

مجھے نائیجیریا کی متحدہ حکومت کے گورنر جنرل ہز ایکسیلنسی سر جیمز رابرٹسن نے آپ کو جواب دینے اور آپ کے ان کو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور مذہب اسلام پر دیگر اہم کتب پیش کرنے پر ان کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔

ہز ایکسیلنسی جہاں جماعت احمدیہ کی نائیجیریا میں مساعی اور خدمات کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں وہاں انہیں یہ معلوم کر کے بھی نہایت خوشی ہوئی ہے کہ لائبیریا میں بھی جماعت احمدیہ قائم ہے۔ نائیجیریا میں اس وقت ہزاروں بچے احمدیہ سکولوں میں تعلیم حاصل کر کے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور گذشتہ تیس سال کے عرصہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے نائیجیریا کے جملہ علاقوں میں بہت بڑی تعداد میں مسلم سکول کھولے گئے ہیں۔

ہز ایکسیلنسی نے مجھے یہ بھی آپ کو لکھنے کا ارشاد فرمایا ہے کہ لیگوس سے نکلنے والا جماعت احمدیہ کا ہفتہ وار اخبار "دی ٹروتھ" وہ باقاعدہ حاصل کرتے ہیں اور وہ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ اخبار واقعی اس نام (دی ٹروتھ) کا مستحق ہے۔

بالآخر ہز ایکسیلنسی آپ کا اور احمدیہ مشن لائبیریا اور دیگر ممبران کا نہ صرف اسلامی کتب پیش کرنے پر بلکہ اسلام کا وہ اعلیٰ پیغام بھی ان تک پہنچانے پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں جو آپ نے ان کے نام اپنے خط کے آخری حصے میں پیش کیا ہے۔

آپ کا خیر خواہ
جے بوشیارڈ
پرائیویٹ سیکرٹری گورنر جنرل نائیجیریا

شگفتہ شام و سحر گلستاں ہے ربوہ کا

(محمد ہادی مونس بی۔ اے)

دل و نظر میں سمایا جہاں ہے ربوہ کا
شگفتہ شام و سحر گلستاں ہے ربوہ کا

میسر اُن کو خزانے ہیں دو جہانوں کے
جنہیں نصیب درِ آستاں ہے ربوہ کا

سرور و نور کا دریائے بے کنار ہے یہ
کہ قادیاں کی طرح آشیاں ہے ربوہ کا

روش روش پہ ہے جوبن کلی کلی پہ نکھار
بڑے مزے میں ہر اک نوجواں ہے ربوہ کا

جو گامزن ہے رہِ مستقیم پہ مونس
خدا کے فضل سے وہ کارواں ہے ربوہ کا

الفرقان کی توسیع اشاعت کی تحریک

سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے نے ازراہ نوازش الفضل ۱۸ر جولائی میں مندرجہ بالا عنوان سے ایک تحریک فرمائی ہے۔ اس وقت تک اس کے جواب میں مکرم میاں محمد یوسف صاحب لاہور نے ایک خریدار۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب جہلم نے چار خریدار۔ اور مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا مربی سلسلہ احمدیہ نے چار خریدار عطا فرمائے ہیں جزاھم اللہ خیرا۔

دوسرے احباب بھی اس نیک تحریک پر لبیک کہہ کر ثواب حاصل فرمائیں۔

ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ

دعائے نعم البدل

میری بھتیجی حمیدہ بیگم بنت سید محمد داؤد سٹور کلرک سوئی بعمر سات ماہ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۲۶؍۵۹ کو وفات پاگئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ والدین کو صبر جمیل دے اور نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

لطف الرحمٰن ناز
کلرک دفتر تعمیر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

درخواست دعا: میری ہمشیرہ صفیہ پروین عرصہ سے بیمار ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد یسین۔ ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارہواں

سالانہ اجتماع

۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

—— از مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ——

اگر خدائے بزرگ و برتر کو منظور ہوا۔ تو امسال ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۵۹ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ اس سلسلہ میں بعض ضروری امور درج کئے جاتے ہیں تا جملہ مجالس ابھی سے ان کے متعلق تیاری شروع کر دیں۔ اور جن امور کے متعلق معین تاریخوں تک مرکز میں اطلاع دینی ضروری ہے۔ ان کی اطلاع بھجوا دیں۔

اجتماع میں شمولیت

سالانہ اجتماع میں شمولیت کے لئے ہر مجلس کو زیادہ سے زیادہ خدام بھجوانے چاہئیں تا وہ

(۱) اپنے مرکز کے خالص دینی اور مذہبی ماحول میں رہ کر تنظیم سلسلہ سے واقف ہوں۔

(۲) اس پروگرام پر عمل کریں۔ جو ان کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

(۳) اہم کاموں میں مشورہ دینے کے لئے مجلس شوریٰ میں شامل ہوں جہاں مجلس کی ترقی اور بہبود کی خاطر فیصلے کئے جاتے ہیں۔

یہی تین اصولی باتیں جن کے لئے ہر سال عام اجتماع کیا جاتا ہے۔ اور جو ایک زندہ تنظیم کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہیں۔ پس ہر مجلس کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور اجتماع میں شامل ہو۔ جو مجالس گزشتہ سالوں میں شامل نہیں ہوتی رہیں۔ وہ خاص طور پر مخاطب ہیں۔ اب تک وہ اس برکت سے محروم رہے ہیں۔ اب اس طرف ان کو خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ لہذا قائدین اضلاع خاص طور پر نگرانی کریں کہ مغربی پاکستان کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے۔ جس کی نمائندگی اس اجتماع میں نہ ہو۔

۲- شوریٰ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حسب سابق شوریٰ کا اجلاس ہوگا۔ جس میں مجلس کی بہتری اور بہبودی کے متعلق مجالس سے آمدہ تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں آمدہ تجاویز سے مرکز ایجنڈا تیار کر کے جملہ مجالس کو بھجواتا ہے اور مجالس اس پر غور کر کے اپنے نمائندوں کو اپنی رائے سے آگاہ کرتی ہیں۔ شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے اگر آپ کی مجلس نے کوئی تجویز یا تجاویز بھجوانی ہوں تو پہلے مجلس عاملہ مقامی میں اس پر غور کیا جائے۔ اور پھر جن تجاویز کو مجلس مقامی کی اکثریت منظور کرے۔ وہ معین الفاظ میں بھجوائی جائیں۔

امسال شوریٰ میں پیش ہونے والی تجاویز ۲۰ اگست ۱۹۵۹ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئیں۔ تا مرکز کی طرف سے ایجنڈا مرتب کر کے بروقت بھجوایا جا سکے۔ یہ امر یاد رہے کہ جن مجالس کے نمائندے شوریٰ میں شامل نہ ہوں ان کی تجاویز پیش نہیں ہو سکتیں۔

(۳) نمائندگان شوریٰ

شوریٰ میں ہر مجلس اپنے اراکین کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ بھیج سکتی ہے۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے نمائندہ ہوگا۔ لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو بھیجنے کا حق ہے اگر کسی وجہ سے قائد خود سالانہ اجتماع میں شامل نہ ہو سکتا ہو۔ تو پھر اس کی بجائے نمائندہ کا تقرر بھی بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد کسی شخص کو اپنے نمائندہ کے طور نامزد نہیں کر سکتا بہتر ہوگا کہ قائدین اپنے کام کا حرج کر کے بھی اجتماع میں شامل ہوں۔ تاکہ آئندہ سال کام کی نگرانی کر سکیں۔ شوریٰ کے نمائندگان کا تقرر بذریعہ انتخاب ہونا ضروری ہے اور ان کی اطلاع بھجواتے وقت اس امر کا ذکر کرنا چاہیئے۔ اجتماع کے موقعہ پر ان نمائندگان کے پاس ایک تعارفی خط کا ہونا ضروری ہے۔ جس میں قائد مقامی کی طرف سے یہ درج ہو کہ جن نمائندگان کی اطلاع دی گئی ہے۔ وہ یہی ہیں۔ نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع دس اکتوبر ۵۹ء تک مرکز میں پہنچ جانی ضروری ہے

(۴) بجٹ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر شوریٰ کے اجلاس میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آئندہ سال کے آمد و خرچ کا تخمینہ بغرض منظوری پیش ہوتا ہے۔ سال بھر کی آمد کا اندازہ مجالس کی طرف سے آمدہ مشخصہ بجٹ سے ہی لگایا جا سکتا ہے۔ اس غرض کے لئے تشخیص بجٹ کے فارم جملہ مجالس کو مرکز کی طرف سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ (خدام و اطفال دونوں کے) ان کو صحیح طور پر پُر کرنا اور بروقت مرکز میں بھجوانا ضروری ہے تا کہ بجٹ مرتب کر کے شوریٰ سے پہلے مجالس کو بھجوایا جا سکے۔ اور مجالس اس پر غور کر سکیں۔ اگر آپ کی طرف سے مقررہ وقت کے اندر مشخصہ بجٹ موصول نہ ہوا تو پھر یا تو مرکز کو خود آپ کا بجٹ آمد مقرر کرنا پڑے گا۔ جس پر آپ کو اعتراض نہیں ہونا چاہیئے یا پھر مرکز بجٹ چھپوا کر اجتماع سے قبل آپ کو برائے غور نہیں بھجوا سکے گا۔ اور شوریٰ کے موقعہ پر ہی دیا جا سکے گا۔ اس صورت میں آپ کو بجٹ پُر کرنے کا موقعہ میسر نہ آ سکے گا۔ لہذا سب سے بہتر صورت یہی ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۵۹ء تک بجٹ فارم صحیح طور پر مکمل کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ تا کہ مرکز کی طرف سے آپ کا بجٹ مرتب کر کے بروقت بھجوایا جا سکے۔

(۵) علمی و ذہنی مقابلے

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے۔

(۱) حفظ قرآن مجید
(۲) ترجمہ قرآن مجید
(۳) مطالعہ کتب احادیث
(۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۵) مضمون نگاری
(۶) تقریری مقابلے

ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ مجالس علاقائی بنیاد پر اپنے اپنے ہاں تقریری و تحریری مقابلے کرائیں۔ نیچے درج شدہ عناوین کی فہرست میں سے مناسب عنوان پر مضامین تیار کئے جائیں اور تقاریر کی مشق کرائی جائے۔ ان کے لئے دلائل مہیا کئے جائیں۔ تقاریر کے وقت اور مضمون نویسی کے دوران میں مناسب نوٹس یا ضروری کتب سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ علاقائی مقابلوں میں اول آنے والے خدام کو مرکزی مقابلوں میں بھیجنا چاہیئے۔

حفظ قرآن مجید۔ ترجمہ قرآن مجید۔ مطالعہ احادیث اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پہلے بلاک وار مقابلہ ہوگا۔ بعد میں فائنل مقابلہ سٹیج پر ہوگا۔

علمی مقابلوں میں تین معیار کے خدام شامل ہوں گے۔

(۱) معیار اوّل مولوی فاضل اور شاہد
(۲) معیار دوم گریجوایٹ اور اس سے اوپر کی تعلیم کے معیار کے۔
(۳) معیار سوم اس سے کم درجہ کی تعلیم کے معیار کے۔

تقریری مقابلوں کے عنوان حسب ذیل ہونگے۔

(۱) مذہب کا اثر انسانی کردار پر
(۲) خلافت ثانیہ میں جماعت احمدیہ کا استحکام۔
(۳) پیشگوئی مصلح موعود کا حقیقی مصداق۔
(۴) احمدی نوجوانوں کی ذمہ داریاں
(۵) نوجوان قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں
(۶) شعار اسلامی کی پابندی جزو ایمان ہے۔
(۷) تحریک جدید کی اہمیت۔
(۸) اسلام میں نظام خلافت۔
(۹) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مصلح عالم کی حیثیت میں

تحریری مقابلوں کے عنوان حسب ذیل ہونگے۔ مقالہ نگار حضرات کاغذ قلم دوات وغیرہ اپنے ہمراہ لادیں۔ اول و دوم آنے والے مقالہ کی اشاعت کا انتظام کیا جائے گا۔

(۱) ہستی باری تعالےٰ کا ثبوت منقول اور معقول طریق پر۔
(۲) یوم آخرت اور بعث بعد الموت
(۳) فرشتوں کا وجود اور ان کا کام
(۴) الخلافۃ فی الاسلام
(۵) کمیونزم اور اسلام
(۶) کیا مذہب اور سائنس متضاد چیزیں ہیں۔
(۷) کفار کا ردّ
(۸) نظام وصیت اور اس کی اہمیت
(۹) وقف جدید کی اہمیت

ذہانت کے ضمن میں مندرجہ ذیل مقابلے ہونگے پیغام رسانی۔ مشاہدہ و معائنہ۔ ذہانت کا پرچہ۔

(یہ پرچہ آدھ گھنٹہ کے قریب وقت کا ہوگا اس میں ذہانت سے متعلق عام سوالات ہوں گے اس پرچہ میں ہر معیار کے خدام حصہ لے سکیں گے۔)

علمی اور ذہنی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک مرکز میں آجانی چاہیئے۔

(باقی)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۲ء منظور کئے جاتے ہیں۔ احباب نوٹ فرمالیں

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ

ملک محمد شریف صاحب پریذیڈنٹ

میاں نواب الدین صاحب سیکرٹری مال

میاں خدا بخش صاحب " اصلاح و ارشاد

گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ

چوہدری ظفر علی صاحب پریذیڈنٹ

محمد نصیر احمد صاحب۔ سیکرٹری مال

چوہدری امانت علی صاحب " امور عامہ

" " خارجہ

صوفی محمد یعقوب صاحب " اصلاح و ارشاد

" " تعلیم

" " وصایا

چوہدری محمد مالک صاحب " زراعت

جوہر آباد ضلع سرگودھا

ماسٹر احمد دین صاحب پریذیڈنٹ

قریشی فضل حسین صاحب۔ سیکرٹری مال

تلونڈی کھجور والی

چوہدری صغیر احمد صاحب پریذیڈنٹ

ٹھیکیدار محمد شفیع صاحب۔ سیکرٹری مال

بشیر آباد ضلع حیدر آباد

چوہدری فضل احمد صاحب۔ پریذیڈنٹ

" سیکرٹری امور عامہ

چوہدری پیر محمد صاحب " مال

مولوی محمد عبد اللہ صاحب " اصلاح و ارشاد

ماسٹر محمد صدیق صاحب " تعلیم

محمد موسیٰ صاحب " وصایا

محمد صادق صاحب " زراعت

چک ۲۶۹/E.B ضلع ملتان

چوہدری جلال الدین صاحب پریذیڈنٹ

محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری مال

جنرل سیکرٹری

چوہدری محمد اقبال صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد

شال گاؤں (مشرقی پاکستان)

عبد العزیز صاحب پریذیڈنٹ

دُودُو میاں صاحب۔ سیکرٹری مال

لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

چوہدری خورشید احمد صاحب پریذیڈنٹ

" سیکرٹری زراعت

چوہدری رحمت علی صاحب۔ سیکرٹری مال

منشی محمد شریف صاحب نظامی۔ " اصلاح و ارشاد

چوہدری نصر اللہ خان صاحب " وصایا

گوجر خان ضلع راولپنڈی

خواجہ ظہور الدین صاحب بٹ۔ پریذیڈنٹ

" " سیکرٹری تعلیم

خواجہ عبد الواحد صاحب " مال

خواجہ عبد الرحمٰن صاحب " امور عامہ

شیخ حبیب اللہ صاحب " اصلاح و ارشاد

" " " زکوٰۃ

مولوی محمد شفیع صاحب امام الصلوٰۃ

کوٹ فتح خان ضلع اٹک

کرنل ملک فتح محمد خان صاحب۔ پریذیڈنٹ

" " امین سیکرٹری

" " ضیافت۔ امور عامہ

" " و امور خارجہ

میاں اللہ بخش صاحب۔ سیکرٹری مال

" " " زراعت

ڈاکٹر گوہر دین صاحب " اصلاح و ارشاد

" وصایا

سید مشتاق احمد صاحب " تعلیم

کیمل پور

ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب۔ سیکرٹری مال

" " ضیافت

پیر فیض احمد صاحب سیکرٹری امور عامہ

" " تعلیم

" " اصلاح و ارشاد

خان پور ضلع رحیم یار خان

خان نصیر احمد خان صاحب پریذیڈنٹ

عبد اللطیف صاحب سیکرٹری مال

ملک عبد الرحیم صاحب " اصلاح و ارشاد

چوہدری فضل الدین صاحب امین

ملک ضیاء الدین صاحب وائس پریذیڈنٹ

گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ

خواجہ عبد العزیز صاحب پریذیڈنٹ

صوفی نور محمد صاحب سیکرٹری مال

چوہدری نور محمد صاحب " امور عامہ

" " زراعت

ماسٹر بشیر احمد صاحب " اصلاح و ارشاد

" " تعلیم

چک ۹۶ گ ب ضلع لائلپور

منشی بشیر احمد صاحب پریذیڈنٹ

" سیکرٹری مال

" " وصایا

" " تالیف و تصنیف

حکیم روشن الدین صاحب۔ " امور عامہ

چوہدری وزیر خان صاحب " اصلاح و ارشاد

قاضی عبد الکریم صاحب " تعلیم

محمد سعید احمد صاحب " زراعت

" " امین۔

گوجرانوالہ

مولوی محمد حسین صاحب فاضل سیکرٹری تعلیم

احمد نگر ضلع جھنگ

چوہدری محمد ابراہیم صاحب

نمبردار سیکرٹری وصایا

ڈیرہ غازی خاں

حافظ محمد عمر صاحب آڈیٹر

میاں عبد الرحمٰن صاحب۔ سیکرٹری

اصلاح و ارشاد

ضرورتمند اصحاب کے لئے

(۱) داخلہ ڈو میڈیکل کالج کراچی — فرسٹ ایئر ایم۔ بی بی ایس میں داخلے کے لئے درخواستیں ۵۹-۸-۱۵ تک مجوزہ فارم میں جو دفتر پرنسپل سے مفت ملتی ہے۔ انٹرویو ۲۴ تا ۲۶ اگست ۵۹ء

شرائط: انٹرمیڈیٹ سائنس (میڈیکل گروپ) عمر ۵۹-۱۲-۳۱ کو ۱۷ کم از کم (اپ رٹ ۵۹-۷-۲۶)

(۲) داخلہ گورنمنٹ پالی ٹیکنک انسٹی ٹیوٹ راولپنڈی — سہ سالہ ڈپلومہ کورس اسامیاں اسی

شرائط: میٹرک سائنس (ریاضی)، عمر ۱۵ تا ۲۰ ٹیکنیکل ہائی سکول کے میٹرک کو ترجیح۔ پراسپکٹس و فارم درخواست دفتر پرنسپل سے طلب ہوں۔ درخواستیں ۵۹-۸-۱۵ تک (اپ رٹ ۵۹-۷-۲۶)

(۳) داخلہ لاکالج لاہور — فارم درخواست قیمتی چار آنے دفتر کالج سے طلب ہو۔ ایف ای۔ ایل مارننگ و ایوننگ کلاسز میں داخلے کے لئے درخواستیں بمعہ نقول اسناد ۵۹-۸-۸ تک ایل ایل بی مارننگ و ایوننگ کلاسز میں داخلہ یکم تا ۱۴ اگست ۵۹ء (اپ رٹ ۵۹-۷-۲۶)

(ناظر تعلیم۔ ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) مہر محمد عبد اللہ صاحب ننگلی حال احمد نگر کے لڑکے محمد شریف صاحب اختر کو درد گردہ کی شکایت ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے (حافظ) محمد یوسف از احمد نگر متصل ربوہ)

(۲) منشی ظفر الدین صاحب سرہندی کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ (بابا عبد الرحمٰن کارکن لنگر خانہ۔ ربوہ)

(۳) میرا عزیز عرصہ دو سال سے محکمانہ طور پر ایک سنگین مقدمہ میں ماخوذ ہے۔ بزرگان سلسلہ سے باعزت بریت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد صادق برادر مولوی غلام باری سیف حال مظفر گڑھ)

(۴) احباب میرے تین چھوٹے بھائیوں کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں جلد دور فرمائے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین (شیخ جمیل احمد رشید آف جمیل بی برادرز ملتان چھاؤنی)

(۵) میری والدہ حلیمہ بیگم بعارضہ بخار بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کامل عطا فرمائے

(امۃ الحی بنت خیر دین مرحوم۔ ربوہ)

چک ۳۸ جنوبی میں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے کہ ہمیں مسجد احمدیہ کا سنگ بنیاد رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ مسجد کی بنیادی اینٹ مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے دعاؤں کے ساتھ رکھی اس موقعہ پر حسب توفیق صدقہ بھی دیا گیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کی تکمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد عیسیٰ قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۸ جنوبی سرگودھا)

دعائے مغفرت

میرا پھوپھی زاد بھائی مسعود احمد ایف اے سٹوڈنٹ گورنمنٹ کالج لاہور صرف ۴۸ گھنٹے بیمار رہ کر فوت ہو گیا وہ بیوہ والدہ کا لاڈلہ بیٹا تھا۔ چوہدری خورشید احمد صاحب امیر جماعت رحیم یار خان کا بھانجا۔ اور چوہدری احمد خان صاحب مرحوم کا چشم و چراغ تھا۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل عطا فرمائے آمین

(اے نسرین یاسمین چوہدری حال گوجرانوالہ)

آتش فشاں پہاڑ اور زلزلوں کی تباہ کاریاں

...... دنیا میں ساڑھے چار ہزار کے قریب آتش فشاں پہاڑ موجود ہیں جن میں سے ۸۰ فیصد صرف بحر الکاہل کے علاقہ میں واقع ہیں۔ سب سے زیادہ خوبصورت آتش فشاں پہاڑ فوجی یاما (جاپان) کا ہے۔ اس کی چوٹی سطح سمندر سے ۱۲ ہزار تین سو نوے فٹ بلند ہے اور یہ واحد آتش فشاں پہاڑ جس کی چوٹی برف سے ڈھکی رہتی ہے۔ جزائر کریس کا آتش فشاں پہاڑ سطح سمندر کے نیچے ۱۲ ہزار فٹ کی گہرائی تک ہے۔

آتش فشاں پہاڑ نامعلوم زمانے سے زمین پر تباہی مچا رہے ہیں۔ یہ دراصل ایسی چمنیاں ہیں۔ جن کے ذریعے زمین کے مرکز کا پگھلا ہوا مادہ گیس بن کر باہر نکلتا ہے۔

جب کبھی کوئی آتش فشاں پہاڑ پھٹتا ہے تو دہانے سے دہکتی ہوئی گیسیں پگھلی ہوئی چٹانیں یعنی لاوا اور خاک خارج ہوتی ہے آتش فشاں پہاڑوں سے جو لاوا نکلتا ہے اس کا درجہ حرارت ۱۱ سو سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے۔ یاد رہے کہ ایک سو ڈگری سینٹی گریڈ پر پانی ابلنے لگتا ہے۔ آگ کا یہ کھولتا ہوا دریا بڑی تیزی کے ساتھ نشیبی علاقوں کی طرف بہنا شروع کر دیتا ہے۔ بعض اوقات اس کی رفتار ۵۰ میل فی گھنٹہ تک پہنچ جاتی ہے۔

آتش فشانوں کے دہانے سے یوں تو اکثر بھاپ نکلتی رہتی ہے۔ لیکن جب کوئی پہاڑ غضب میں آتا ہے تو اس سے دبیز دھوئیں نکلنے لگتے ہیں جو بڑی بلندی تک پہنچ جاتا ہے۔ ۱۹۰۶ء میں جب ویسو ویس پھٹا تو اس کا دھواں آٹھ میل کی بلندی تک پہنچ گیا۔ ۱۸۳۳ء میں کاراکوٹا کا دھواں ۲۰ میل کی بلندی تک پہنچا تھا۔

اب تک زبردست سے زبردست ایٹم بم کے دھماکے کا دھواں بھی اتنی بلندی تک نہیں پہنچ سکا

دنیا کا سب سے مہیب دھماکہ ۱۸۸۶ء میں ماؤنٹ ترادیرا (نیوزی لینڈ) کے پھٹنے سے ہوا تھا۔ دھماکے کی شدت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ پہاڑ دو ٹکڑے ہو گیا تھا۔ اس سے جو خاک اڑی تھی وہ چار ہزار مربع میل علاقہ میں پھیل گئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۷۹ ق م میں کوہ ویسو ویس پھٹا تو اس سے بڑی تباہی پھیلی تھی۔ آٹھ دن تک ہزاروں میل کے علاقہ میں خاک اڑتی رہی۔ دن اور رات میں تمیز مشکل تھی۔

یہی پہاڑ ۱۶۳۱ء میں پھر زبردست دھماکے کے ساتھ دوبارہ پھٹا۔ اس موقع پر ایک انگریزی بحری جہاز کا کپتان وہیں موجود تھا۔ اس نے اس وحشتناک نظارے کا حال رقم کیا ہے۔

سب سے پہلے کوہ ویسو ویس کے دہانے سے بخارات کا ایک زبردست ستون اٹھتا ہوا نظر آیا اور پہلوؤں میں پھیلنا شروع ہو گیا۔ تھوڑی دیر میں اس کا اوپر کا حصہ سرو کے درخت سے مشابہ ہو گیا۔ ساتھ ساتھ بجلی جیسی آگ کی چمک سے یہ سیاہ بادل پھٹ جاتا تھا۔ ان بادلوں سے دو سو میل تک اندھیرا چھا گیا۔

اسی طرح کوہ ایٹنا کا پھٹنا بھی بڑا تعجب خیز ہے۔ ۱۶۶۹ء میں جب رات کوہساری دنیا آرام کے ساتھ سو رہی تھی تو دفعتاً بڑے زور کا دھماکہ سنائی دیا۔ لوگوں نے یہ سمجھا کہ دشمن نے آتشیں منجنیقوں سے شہر پر حملہ کر دیا ہے۔ زمین سے گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جب وہ سنبھلے تو بڑی دیر ہو چکی تھی۔ پگھلے ہوئے لاوے کا سیلاب ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بالآخر اس دریائے آتش فشاں نے دور دور تک آبادی کا صفایا کر دیا۔

۱۷۲۲ء میں یہی پہاڑ پھر پھٹا تو زمین کے ٹکڑے کئی کئی میل تک ہوا میں اڑ گئے۔ یہ سلسلہ کئی سال تک جاری رہا۔ جب وہ آتش فشانی شروع ہوئی تو پہاڑ کے دہانے سے گندھک آلود خاک اڑنے لگی۔ اور ایک سو میل دور جرومیو اور گوماکسو الڈ کے شہر اس خاک میں دب کر مٹ گئے

ٹوکیو کے شہری دوپہر کا کھانا پکانے کی تیاری کر رہے تھے کہ چولہوں کی انگیٹھیاں ڈگمگا گئی تھیں۔ کہ زمین کے اندر گڑگڑاہٹ سے سنائی دینے لگی۔ معاً بعد زلزلے کے زبردست جھٹکے آنے لگے ...... چند سیکنڈ بعد شہر کا اکثر و بیشتر حصہ منہدم ہو چکا تھا۔ کوئلے اڑنے سے جگہ جگہ آگ لگ گئی تھی اور سارا شہر اس آگ میں جلتا دکھائی دے رہا تھا۔ زلزلہ ختم ہونے پر معلوم ہوا کہ ایک لاکھ ۴۲ ہزار شہری ہلاک اور لاپتہ ہو چکے تھے۔ اور مالی نقصان کا اندازہ تیرہ ارب روپوں سے بھی متجاوز تھا۔ یہ ۱۹۲۳ء کی بات ہے۔

۱۸۱۲ء میں جاپان میں زلزلہ آیا تو ایک وادی میں جو سولہ فٹ چوڑی کھیتیاں تھیں صرف ۱۰ فٹ رہ گئیں۔ بعض اوقات زلزلے سے کنویں غائب ہو جاتے ہیں مضبوط سے مضبوط عمارتیں مٹی کے گھروندوں کی طرح ٹوٹ جاتی ہیں۔ کنکریٹ اور فولادی ڈھانچوں کے بنے ہوئے مکان بھی دھماکہ برداشت نہیں کر سکتے۔

حساب لگایا گیا ہے کہ بعض اوقات ایک منٹ میں دو دو سو جھٹکے لگتے ہیں۔ دیواریں اٹھارہ اٹھارہ انچ ادھر ادھر جھومنے لگتی ہیں۔

یہ ضروری نہیں کہ صرف زمین پر ابھرے ہوئے پہاڑوں کی آتش فشانی سے ہی زلزلہ آئے۔ بعض اوقات سمندر کی تہہ میں بھی آتش فشانی ہوتی ہے۔ لزبن کا زلزلہ بھی سمندر کی تہہ پھٹنے سے آیا تھا زلزلہ دس لاکھ مربع میل کے علاقہ میں آیا۔ پرتگال، سپین، فرانس اور افریقہ تک میں جھٹکے محسوس ہوئے۔ زلزلے کے ساتھ ہی دریاؤں میں طغیانی بھی آ جاتی ہے امریکہ کے شہر نیو میڈرڈ میں زلزلے کے سبب دریا میں اتنا شدید سیلاب آیا۔ کہ سارا علاقہ زیر آب آ گیا۔

ساری دنیا میں ہر روز دو سو کے قریب زلزلے آتے ہیں۔ لیکن سارے کے سارے تباہ کن نہیں ہوتے۔ اب تک کوئی ایسا طریقہ معلوم نہیں ہو سکا۔ جس سے زلزلوں کا قبل از وقت پتہ چل سکتا ہو۔ ہاں جدید آلات کے ساتھ یہ ضرور معلوم کیا جا سکتا ہے کہ دنیا کے کس حصہ میں زلزلہ آیا ہے زلزلے صرف نقصان ہی نہیں پہنچاتے ان سے قدرے فائدہ بھی ہوتا ہے۔ مثلاً ان سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین کا مرکزی حصہ پگھلی ہوئی صورت میں ہے۔ بہت سے ایسے نظریات محض زلزلوں کے سبب ثابت ہوتے ہیں۔ جب کہ اور کسی طریقہ سے ثبوت ناممکن تھا۔ (ماخوذ)

بچوں کے فالج کی روک تھام کیلئے عالمی مہم

اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بچوں کے فالج کے اثرات کو ڈاکٹر ختم نہیں کر سکتے۔ مگر وہ اس کو روکنے میں ضرور مدد دے سکتے ہیں۔ اس سلسلہ میں امریکہ کے ڈاکٹر جوناس سالک کا تیار کردہ سالک ٹیکہ اور اسی کے نمونے پر دوسرے ماہروں کی بنائی ہوئی دوائیں بہت زیادہ مؤثر ثابت ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ٹیکہ جو پہلے ہی کافی مقدار میں مہیا ہو رہا تھا۔ اب زیادہ بڑی مقدار میں تیار کیا جانے لگا ہے۔ اور اس کی مطلوبہ خوراکیں صرف چند گھنٹوں کے اندر طیاروں پر دنیا کے کسی بھی حصہ میں بھیجی جا سکتی ہیں۔

مرض کے اسباب

حال ہی میں دنیا کے کئی حصوں میں جن میں امریکہ بھی شامل ہے۔ متعدد نئے بچے اس مرض میں مبتلا ہوئے ہیں۔ اور صحت عامہ کے ماہرین کو یہ چھان بین کرنا پڑی ہے کہ آخر اس کے کیا اسباب ہیں؟ ان میں سے بعض اسباب واضح اور قابل فہم ہیں۔ مگر بعض مریضوں میں کچھ ایسی علامتیں ظاہر ہوئی ہیں۔ جن کے باعث ماہرین الجھن میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ اور وہ اس کے اسباب کے بارے میں صرف قیاس آرائیاں کر سکتے ہیں۔

فالج اطفال کے ماہروں نے اس امر کی جانب اشارہ کیا ہے کہ ٹیکے لگانے کے باوجود اگر مریضوں کا تناسب بڑھ گیا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یا تو کافی تعداد میں ٹیکے نہیں لگائے گئے۔ اور بچے اس پوری طرح محفوظ نہیں ہو سکے یا ٹیکے لگنے کے بعد اتنا وقت نہیں گذر نے پایا کہ دوا اپنا پورا اثر دکھا سکے۔ ان ماہروں کے بیان کے مطابق اگر دو سے چھ ہفتوں تک کے وقفے سے دو ٹیکے لگائے جائیں۔ تو یہ انسدادی تدبیر ستر سے اسی فیصد تک کامیاب ہوتی ہے۔ اور دوسرے ٹیکے کے سات ماہ بعد اگر تیسرا ٹیکہ بھی لگا دیا جائے تو فالج کے حملے کا نوے فی صد تک خطرہ دور ہو جاتا ہے۔ بعض حالات میں بالخصوص جب شدید وبا پھیلی ہو تو ایسے افراد کو چوتھے ٹیکے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ جن میں مدافعت کی کافی قوت پیدا نہ ہوئی ہو مریضوں کی تعداد زیادہ ہونے کا سبب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی بچہ کے مطلوبہ تعداد میں ٹیکے نہ لگائے جائیں اس کے علاوہ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ پر ہے کہ ٹیکے کی دوا وافر ہونے اور محکمہ صحت کی ان اپیلوں کے باوجود کہ بچوں کے ٹیکے ضرور لگوائے جائیں بہت سے لوگ بے حسی یا غفلت کا مظاہرہ کرتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امسال امریکہ کی طرح دوسرے ملکوں میں بھی ایسے افراد پر فالج اطفال کے حملوں کی تعداد نمایاں طور پر بڑھ رہی ہے۔ جنہوں نے بیماری پھیلنے کے دوران میں غفلت سے کام لیا۔ اور مناسب احتیاطی تدابیر اختیار نہیں کیں۔ بدقسمتی سے یہ صورت حال ایک ایسے مرحلے پر پیدا ہوئی ہے جب ٹیکے لگانے کے پروگرام پر وسیع پیمانے پر عمل درآمد

جنگ کی صورت میں روس دشمن ملکوں کو کرۂ ارض سے مٹا دے گا

مغربی جرمنی کو وزیر اعظم روس مسٹر خروشیف کی دھمکی!

ماسکو یکم اگست۔ وزیر اعظم روس مسٹر نکیتا خروشیف نے دھمکی دی ہے کہ اگر مغربی جرمنی نے جنگ شروع کی تو روس چند گھنٹوں کے اندر مغربی جرمنی کے علاوہ ان تمام ملکوں کو کرۂ ارض سے مٹا دے گا جن میں روس اور اس کے حلیف ملکوں کے خلاف فوجی اڈے قائم ہیں۔

روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق مسٹر خروشیف نے یہ بات امریکہ کے نائب صدر مسٹر نکسن کے ساتھ حالیہ بات چیت کے دوران بھی کہی تھی۔

مسٹر خروشیف نے توقع ظاہر کی کہ صدر آئزن ہاور روس کے ساتھ مفاہمت کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ آپ نے کہا کہ اپنی طرف سے میں بھی اس بات کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کروں گا کہ نئی جنگ چھڑنے نہ پائے۔ مسٹر خروشیف نے مزید توقع ظاہر کی کہ روس اور امریکہ میں بیشتر متنازعہ فیہ امور پر سمجھوتہ ہو جائے گا اور اس طرح امن عالم کی ضمانت مل جائے گی۔

مسٹر خروشیف نے کہا کہ بعض مغربی ملک جنیوا میں وزرائے خارجہ کی کانفرنس کے نتائج کے بارے میں پُر امید نہیں لیکن ہماری رائے میں ان وزراء نے ٹھوس اور مفید کام کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اگر جنیوا کانفرنس کے تمام شرکاء معقولیت پسندی سے کام لیں تو اس کی کامیابی یقینی ہے +

لیڈر (بقیہ صـ۲)

فرستادہ حق کی فرضی تصویر دی جاتی ہے تو سارا عالم اسلام مضطرب ہو جاتا ہے اور اس وقت تک دم نہیں لیتا جب تک سخت احتجاج نہیں کر لیتا۔

آنحضرت صلعم کا بعض تواریخ میں حلیہ ضرور دیا گیا ہے لیکن اس کے مطابق بھی تصویر بنانا مسلمانوں نے کبھی گوارا نہیں کیا۔ اسی طرح آنحضرت صلعم کے سوانح حیات بطرز ناول یا بطرز ڈراما لکھنا مسلمان قطعاً گوارا نہیں کر سکتے۔ خواہ واقعات میں کوئی تبدیلی بھی نہ کی گئی ہو۔ لیکن زیر بحث ڈراما تو بعض صورتوں میں ایسا ہے کہ ایک سچے محب رسول اللہ صلعم کا دل تو اس کو پڑھ کو رنج والم سے بھر جاتا ہے۔ اور وہ چیخ اٹھتا ہے کہ الٰہی اس عہد کے مسلمانوں کو کیا ہو گیا ہے۔ آنحضرتؐ کی پیدائش کا بیان اور ایک ڈراما نویس کا تخیل۔ اندازہ کیجئے۔

ڈراما میں ان تمام باتوں کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو عام طور پر بچے کی پیدائش کے وقت واقعہ ہوتی ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ ایک مسلمان ان باتوں کو صفحہ قرطاس پر لانے کی کس طرح جرأت کر سکتا ہے۔ ہم تو انہیں نقلِ کفر کفر نہ باشد کے طور پر نقل کرنے سے لرزتے ہیں۔

ڈراما سراسر خیالی ہے۔ اس میں حضرت آمنہ۔ ان کی لونڈی۔ قتیبلہ بن نوفل۔ حضرت ابوطالب اور عبد المطلب۔ دائی۔ شفاء۔ ورقہ بن نوفل کے کیریکٹر بتائے گئے ہیں۔ ان کیریکٹروں کو ڈراما میں جمع کرنے میں سخت خام خیالی کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔ بعض باتوں سے تو انسان کانپ اٹھتا ہے۔ واقعات کی دقتی ترتیب اس طرح رکھی گئی ہے کہ انسان سوچنے لگتا ہے کہ لکھنے والا یقیناً کوئی بڑا دشمنِ اسلام ہے جو اسلامی تاریخ کے اس ورق کو اپنی معاندت کے داغ سے بدنما بنانا چاہتا ہے۔ قتیبلہ بن نوفل کو پیدائش کے وقت موجود رکھنا خدا جانے کیوں ضروری سمجھا گیا ہے۔ حالانکہ تاریخ میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ ایک جگہ حضرت ابوطالب اپنے والد کو اپنے بھائی عبد اللہ کی وفات کی وجہ سے رنج والم میں صبر کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عبد اللہ کی وفات کو سال بھر ہونے کو آیا ہے۔ اس کے بعد عبد المطلب کو پیدائش کی بشارت دی جاتی ہے۔ اور حیرانی ہوتی ہے کہ جب عبد المطلب اپنے پوتے کو خانہ کعبہ میں لیجاتے ہیں تو ورقہ بن نوفل آ حاضر ہوتا ہے اور وہ ایسی ایسی باتیں کرتا ہے کہ جو تاریخ سے قطعاً ثابت نہیں کی جا سکتیں۔

ہمارا خیال ہے کہ معاصر کے مدیر نے یہ ڈراما بغیر سوچے سمجھے شائع کر دیا ہے۔ ڈراما نویس نے بہت بڑی جسارت کی ہے جس کی قطعاً تعریف نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ سخت قابلِ اعتراض ہے۔

ضرورت مند احباب کی اطلاع کیلئے

۱۔ میڈیکل انگلش کورس یہ کورس ۳؍۸؍۵۹ تا ۱۲؍۹؍۵۹ یونیورسٹی کلاسز (آنرس اینڈ پاس) میں داخلے کے متمنی طلباء کے لئے قائم ہوا ہے۔ یہ کورس کرنے والوں کو داخلہ میں ترجیح ہوگی۔ خواہشمند طلباء جو کورس سے مستفید ہونا چاہیں۔ ڈاکٹر ایم صادق صاحب پروفیسر آف انگلش دیال سنگھ کالج لاہور سے یکم و ۲ر اگست کو لا کالج لاہور میں ملیں۔ (پ۔ ٹ ۳۰؍۷؍۵۹)

۲۔ توسیع معیاد داخلہ لیاقت میڈیکل کالج حیدرآباد درخواستوں کی آخری تاریخ مزید توسیع سے اب ۴؍۸؍۵۹ ایف ایس سی (آئی ایس سی) میڈیکل گروپ۔ ۳۱؍۷ کو ۱۷ سال عمر والے فائدہ اٹھائیں۔ انٹرویو ۷؍۸؍۵۹ (پ۔ ٹ ۳۰؍۷؍۵۹)

بھرتی ۱۷ سے ۲۵ سال عمر

تعلیم چہارم دہم۔ پروگرام بھرتی۔ ۴؍۸؍۵۹ سنگھرہ ۵۔ جوہر آباد ۲۱۔ جھنگ ۲۶ میانوالی ۲۸ پیل۔ ۲۹ نوشہرہ

نیز سابق فوجیوں کی بھرتی ۱۸ تا ۳۱ اگست سرگودہا۔ جھنگ۔ میانوالی۔ پیل و نوشہرہ (ریکروٹنگ افسر)

(ناظر تعلیم)

ایجنٹ صاحبان متوجہ ہوں

بل ہائے ایجنسی ماہ جولائی ۱۹۵۹ء جملہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۵؍۸؍۵۹ تک ضرور کر دی جائے۔

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا خاکسار کے بیٹے عزیز حمید احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے امسال پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے (انگریزی) کا امتحان پاس کیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک ــــــ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کریں۔

خاکسار حسن محمد ریٹائرڈ مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ